بسم اللہ الرحمن الرحیم

Ahmadiyya Muslim Jamaat
Deutschland
Körperschaft des öffentlichen Rechts

Tarbiyyat
Tel:069 50688791
Fax:06950688733
Email:tarbiyyat@ahmadiyya.de

Ahmadiyya Muslim Jamaat • Genfer Str. 11 • 60437 Frankfurt am Main
www.ahmadiyya.de

خطبہ جمعہ (شعبہ سو مساجد سکیم)

تمام مساجد اور نماز سینٹرز میں پڑھا جائے

انشاء اللہ العزیز مورخہ 25 مئی تا 5 جون 2017ء عشرہ وصولی برائے سو مساجد منایا جائے گا۔ براہ کرم اس عشرہ میں اپنی جماعت کا جائزہ لیں کہ کوئی بھی فرد ایسا نہ ہو جس نے سو مساجد سکیم میں حصہ نہ لیا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بڑھ چڑھ کر ادائیگیاں کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ تم کامل نیکی ہرگز نہیں پاسکتے جب تک کہ اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خدا کے لئے خرچ نہ کرو اور جو کوئی بھی چیز تم خرچ کرو اللہ یقیناً خوب جانتا ہے۔ (آل عمران 93)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں آج دنیا مال کی محبت میں پتا نہیں کیا کچھ کر رہی ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم اور تربیت کا اثر ہے کہ احمدیوں کی بہت بڑی اکثریت اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے آنحضرتؐ کے لائے ہوئے دین کی اشاعت کے لئے اپنے پسندیدہ مال میں سے خرچ کرتے ہوئے بلکہ بعض ایسے ہیں کہ اگر کبھی مال خرچ کرنے کی یہ توفیق کسی وجہ سے کم ہو جائے تو بے چین ہو جاتے ہیں روتے ہیں۔ (روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2014ء)

اللہ تعالیٰ کس طرح ان قربانی کرنے والوں کو نوازتا ہے۔ اس بارے میں ایک حدیث سے روشنی پڑتی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا: ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔ (بخاری کتاب الزکوۃ) (خطبات مسرور جلد سوم صفحہ 576)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کو سو مساجد تعمیر کرنے کی توفیق مل رہی ہے یہ ایک ایسی تحریک ہے جس کا دوہرا ثواب ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ان ملکوں میں جہاں امن ہے جہاں آپ کے مالی حالات پہلے سے بہت بہتر ہیں، جہاں خدا کے نام کو ہر شخص تک پہنچانے کی انتہائی ضرورت ہے، آج جہاں اللہ تعالیٰ کے پیغام اور اسلام کے نور کو پھیلانے کی ضرورت ہے۔ اگر بہتر حالات میسر ہونے کے بعد بھی آپ نے خدا کے اس گھر اور اس کے روشن میناروں کی تعمیر نہ کی تو یہ ناشکری ہوگی۔۔۔ آج ایک ہو کر اس گھر کی تعمیر کریں، اس تعمیر سے جہاں آپ جماعت کے وقار کو روشن کر رہے ہوں گے وہاں اپنے لئے خدا کی رضا حاصل کرتے ہوئے جنت میں گھر بنا رہے ہوں گے۔ اور یاد رکھیں کہ ہر بڑے کام کے لئے بڑی قربانی دینی پڑتی ہے۔ دعاؤں کے ساتھ اس قربانی کے لئے تیار ہوں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ بھی مدد فرمائے گا۔۔۔ اللہ کرے کہ آپ ہمیشہ اُن لوگوں میں شمار ہوں جن کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ دل سے فدا ہیں۔ ہمیشہ آپ فدائیت کے نمونے دکھانے والے ہوں۔ پس نوجوان بھی توجہ کریں، بوڑھے بھی توجہ کریں، عورتیں بھی توجہ کریں، بچے بھی اپنے والدین کے پیچھے پڑیں کہ جلد سے جلد اس مسجد کی تعمیر کریں۔۔۔ اللہ کرے کہ آپ میں سے ہر ایک آج یہاں سے اس ارادے کے ساتھ اور اس عزم کے ساتھ اٹھے کہ چاہے جو مرضی ہو جائے، چاہے جو مرضی مجھ پر بیت جائے ہم نے اب اللہ تعالیٰ کے اس گھر کو تعمیر کرنا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حالیہ دورہ جرمنی میں ایک صحافی نے سوال کیا کہ سو مساجد بنانے کی سکیم ہے۔ آپ کے مستقبل کے بارہ میں کیا خواہشات ہیں کہ جرمنی میں حالات کیسے بن جائیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی میں احمدیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اس لئے مساجد کی ضرورت ہے جہاں پر اکٹھے ہو کر خدا کی عبادت کی جاسکے اور مذہبی فرائض کے دیگر پروگرام اور دوسرے humanitarian پروگرام بھی منعقد کئے جاسکیں۔ ایسا نہیں ہے کہ سو مساجد ہمارا آخری ہدف ہے۔ عین ممکن ہے کہ جماعت بڑھتی گئی تو سو سے زیادہ مساجد بنائیں۔ جہاں جہاں ہماری جماعتیں قائم ہوں گی وہاں وہاں ہم مسجدیں بنائیں گے۔ مسجد

ایک ایسی جگہ ہے جس کی ضرورت ہے۔ ہر مذہبی تنظیم کو اپنی اپنی عبادت گاہوں کی ضرورت ہوتی ہے جیسے عیسائیوں کو گرجے چاہئیں۔ یہودیوں کو کلیساؤں کی ضرورت ہے اور دوسروں کو ٹیمپل وغیرہ کی ضرورت ہے۔ پس اسی طرح ہمیں مساجد کی ضرورت ہے۔ ہماری مساجد میں لوگ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقی عبادت کیسے کی جاتی ہے اور ہم اپنے خالق کے کس طرح قریب ہو سکتے ہیں اور اپنے ساتھ رہنے والوں کے حقوق کس طرح ادا کر سکتے ہیں۔(الفضل انٹر نیشنل 19 مئی 2017ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 19 مئی 2017ء کا خلاصہ

اگر گھروں کو پُر امن بنانا ہے، اگر اگلی نسلوں کی تربیت کرنی ہے اور ان کو دین سے منسلک رکھنا ہے تو مردوں کو اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینی ہوگی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا وہ تعلیم جو آنحضرت ﷺ پر اتری ہماری ہر معاملے میں رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس تعلیم پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہو سکتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی زندگی گھر سے لے کر معاشرتی تعلقات تک قرآن کریم کے تمام احکامات پر عمل کرنے والی تھی۔ پس حقیقی کامیابی اسی وقت ہو سکتی ہے جب ہم ہر معاملے میں اس اسوہ حسنہ کو اپنے سامنے رکھیں۔ اگر اپنی زندگیوں کو ہم پُر سکون بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے اور پھر اس زمانے میں آنحضرت ﷺ کے غلام صادق نے ان کو کھول کر ہمارے سامنے رکھا اور اس پر عمل کی طرف توجہ دلائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مرد کی گھر کے سربراہ کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے، خاوند کی حیثیت سے بھی، بحیثیت والد کے بھی اور پھر اولاد کی حیثیت سے بھی ذمہ داری ہے۔ اگر ہر مرد ان ذمہ داریوں کو سمجھ لے اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرے تو یہی معاشرے کے وسیع تر امن اور محبت اور بھائی چارے کے قائم کرنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ یہی باتیں اولاد کی تربیت کا ذریعہ بن کر پر امن اور حقوق انسانی کے قائم کرنیوالی نسل کے پھیلنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ گھروں کے سکون انہی باتوں سے قائم ہوتے ہیں۔ انحضرت ﷺ نے تو سب سے پہلے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے توحید کے قیام کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرما کر اس پر عمل کروایا لیکن یہ کام بھی پیار اور محبت سے کروایا۔ ڈنڈے کے زور پر نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے تو بے انتہا مصروفیات ہونے کے باوجود اپنے گھر والوں کے حق ادا کئے اور پیار اور نرمی اور محبت سے یہ حق ادا کئے۔ ایک موقع پر آنحضور ﷺ نے فرمایا **مومنوں میں سے قامل الایمان وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سے خلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کے لئے بہتر ہے** پس ہر ایک شخص کو جس کا اپنی بیویوں سے اچھا سلوک نہیں ہے جائزہ لینا چاہئے کہ یہ ایمان کے معیار کی بلندی کی بھی نشانی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خاوند کے فرائض اور بیویوں سے حسن سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ **فحشاء کے سوا تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔** حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وہ لوگ جو اپنی بیویوں سے ذرا ذرا سی بات پر لڑتے جھگڑتے ہیں، ہاتھ اٹھاتے ہیں ان کو کچھ ہوش کرنی چاہئے۔ بعض مرد کہہ دیتے ہیں کہ عورت میں فلاں فلاں برائی ہے جس کی وجہ سے ہمیں سختی کرنی پڑی، اس پہلو سے مردوں کو پہلے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ دین کے معیار پر پورا اترنے والے ہیں۔ **جب ایسی صورت ہو کہ تلاش کرنے کے باوجود مرد میں کوئی برائی نظر نہ آئے تو تب اگر عورت دیندار نہیں بھی ہے تو دین کی طرف اس کی توجہ پیدا ہوگی۔** پھر مردوں کی بحیثیت باپ جو ذمہ داری ہے اسے بھی سمجھنے کی ضرورت ہے یہ نہ سمجھ لیں کہ یہ صرف ماں کی ذمہ داری ہے کہ بچے کی تربیت کرے۔ باپوں کو بھی بچوں کی تربیت میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے، خاص طور پر لڑکے جب سات آٹھ سال کی عمر کو پہنچتے ہیں تو اس کے بعد پھر وہ باپوں کی توجہ اور نظر کے محتاج ہوتے ہیں، ورنہ اس مغربی ماحول میں بچوں کے بگڑنے کے زیادہ امکان ہو جاتے ہیں۔ باپوں کو جہاں بچوں کا عزت اور احترام کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ان کے اخلاق اچھے ہوں وہاں ان پر گہری نظر رکھنے کی بھی ضرورت ہے تا کہ وہ ماحول کے بد اثرات سے بچ کر رہیں۔ پھر باپوں کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جہاں بچوں کی تربیت کی طرف عملی توجہ دیں وہاں ان کے لئے دعاؤں کی

طرف بھی توجہ دیں۔ یہ بھی ضروری چیز ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ بعض لوگوں کا یہ خیال ہوتا ہے کہ اولاد کے لئے مال چھوڑنا چاہئے ۔مجھے حیرت آتی ہے کہ مال چھوڑنے کا تو ان کو خیال آتا ہے مگر یہ خیال نہیں آتا کہ اس کا فکر کریں کہ اولاد صالح ہو، طالح نہ ہو یعنی بدکار اور بد نہ ہو بلکہ صالح اور نیک ہو مگر یہ وہم بھی نہیں آتا اور نہ اس کی پرواہ کی جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جہاں اسلام باپ کو یہ کہتا ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت کی طرف توجہ دو اور ان کے لئے دعائیں کرو وہاں بچوں کو بھی حکم دیتا ہے کہ تمہارا بھی کچھ فرض ہے۔ جب تم بالغ ہو جاؤ تو ماں باپ کے بھی تم پر کچھ حقوق ہیں، اُن کو تم نے ادا کرنا ہے۔ یہ رشتوں کے حقوق کی کڑیاں ہی ہیں جو ایک دوسرے سے جڑنے سے پُر امن معاشرہ پیدا کرتی ہیں۔ ماں باپ کے حق ادا کرنے کی کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور اس کی کتنی اہمیت ہے اس بات کا ادراک ہر مومن کو ہونا چاہئے شادیوں کے بعد خاص طور پر ان فرائض کی طرف توجہ دینی ضروری ہے اور اگر انسان حکمت سے بیوی کے فرائض ادا کر رہا ہو اور والدین کی بھی خدمت کر رہا ہو اور بیوی کو بھی حکمت سے احساس دلائے کہ ساس سسر کی کیا اہمیت ہے اور خود بھی اپنے ساس سسر کی خدمت اور اس کی اہمیت کو جانتا ہو تو گھروں میں کبھی جھگڑے پیدا نہ ہوں جو بعض دفعہ پیدا ہو رہے ہوتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بہر حال ایک مرد کی مختلف حیثیتوں سے جو ذمہ داریاں ہیں انہیں اسے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے گھروں کو ایک نمونہ بنانا چاہئے جہاں محبت اور پیار کی فضا ہر وقت قائم رہے۔ ایک مرد خاوند بھی ہے باپ بھی ہے بیٹا بھی ہے اس لحاظ سے اسے اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا چاہئے اور بہت ساری حیثیتیں اور بھی ہیں مردوں کی لیکن یہ تین حیثیتیں میں نے بیان کی ہیں تا کہ گھر جو ایک بنیادی اکائی ہے، معاشرے کے امن کا ضامن تبھی بنا جا سکتا ہے جب اس بنیادی اکائی میں امن قائم ہو اور اس میں زیادہ سے زیادہ حُسن پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نوٹ:۔ صدران جماعت سے درخواست ہے افراد جماعت کو رمضان کی فضیلت سے آگاہ کریں اور والدین کو تلقین کریں کہ وہ اپنے بالغ بچوں کو روزے رکھنے کی تلقین کریں۔ آنحضور ﷺ نے رمضان کے تین عشروں کو بالترتیب رحمت، مغفرت اور آگ سے نجات کا عشرہ قرار دیا ہے۔ اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالیں۔ پنجوقتہ نماز ادا کی جائے۔ کوشش کریں کہ مساجد، نماز سینٹر میں جا کر نماز باجماعت ادا ہو۔ اپنے بچوں کو نماز کے لئے مسجد اپنے ساتھ لے کر جائیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے رمضان میں راتوں کا قیام تمہارے لئے بطور سنت چھوڑا ہے۔ اپنے اہل و عیال کو بھی تہجد کے لئے بیدار کریں۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوشش کریں کہ کم از کم ایک بار قرآن کریم کا دور مکمل ہو۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ روزے اور قرآن، آخری روز بندے کے لئے سفارش کریں گے۔ ایم ٹی اے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے درس repeat نشر ہوں گے۔ اسے سننے کی عادت بنائیں۔ تسبیح و تحمید سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور استغفار درود شریف کا کثرت سے ورد کریں۔ افطاری و سحری کا وقت دعاؤں میں گزاریں۔ یہ اوقات قبولیت دعا کے ہیں۔ انحضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ میں اہل زمین پر عذاب بھیجنے کا ارادہ کرتا ہوں پھر جب میں اپنے گھروں کو آباد کرنے والوں اور مجھ سے محبت رکھنے والوں اور تہجد پڑھنے والوں اور سحری کے وقت استغفار کرنے والوں کو دیکھتا ہوں تو ان کی خاطر میں ان (سب اہل زمین) سے عذاب کو پھیر دیتا ہوں۔ (بحوالہ تفسیر القرطبی)